اورنگ زیب نیازی*

ماحولیاتی تنقید: پس منظر، آغاز اور امتیازات

Abstract:

Ecocriticism: Background, Beginning and its Salient Features

Ecological criticism is the study of the relationship between literature and the environment. This field of study was established in the United States in the 1960s. It was initially titled environmental literary criticism, ecopoetics, and green cultural studies. As opposed to its contemporaneous critical approaches, ecocriticism adopts an earth-centric approach and raises new questions. It studies the impact of physiological conditions on the literary process and adopts a color of resistance by raising questions on the causes of climate change. This essay attempts to explain the background of ecocriticism and sheds light on its origins and evolution. It further elaborates on the methodology of ecocriticism by differentiating it from contemporaneous critical approaches.

Keywords: Ecocriticism, Ecological Criticism, Aurangzeb Niazi, Literature, Environment.

مغرب میں ماحول اساس ادبی مطالعات کا آغاز فلسفۂ ماحولیات(deep ecology)کی بنیادی بصیرتوں سے ہوا۔فلسفۂ ماحولیات انسان پسندی(humanism) کے اُس متکبرانہ اور تفضیلی مفروضے کو چیلنج کرتا ہے جس کی رُو سے انسان

کائنات کا واحد متکلم موضوع اور مطلق قدر ہے نیز یہ کہ شعور، عقل اور دماغ (سائز میں بڑا ہونا) جیسی بعض عنایت کردہ خصوصیات کی بنا پر اسے فطرتی ترتیب میں دیگر موجودات اور جان دار مخلوقات پر برتری اور فضیلت حاصل ہے۔اس مفروضے نے انسان اور فطرت کی ثنویت اور تشکیلی علاحدگی (hyper seperation) کی بنیاد رکھی جو انسان کو فطرت کے استحصال، اس پر غلبے اور تصرف کا حق تفویض کرتی ہے۔ یہ مفروضہ نشاۃ الثانیہ کے زمانے سے تمام علوم اور انسانی فکر میں راسخ ہو چکا تھا۔ چناں چہ روشن خیالی تحریک سے لے کر عہدِ حاضر تک تمام علوم کی بنیاد انسانی موضوع کو سمجھا گیا ہے۔ درحقیقت قرونِ وسطیٰ کی دانش فطرت کا یک رُخا تجربہ کرتی ہے۔یہ فطرت کو انسانی ثقافت کی قلم رو سے بے دخل کرتی ہے اور اسے ایک لاتعلق اور خاموش معروض کے طور پر پیش کرتی ہے۔اسے مزید تقویت مذہبی متون کی اُس تفسیر سے ملتی ہے جو فطرت کو محض خدا کی حاکمیت اور اس کی شان وشوکت کی ایک علامت متصور کرتی ہے۔اس ضمن میں اکیلے نشاۃ الثانیہ کی فکر کو موردِ الزام ٹھہرانا بھی درست نہیں ۔نشاۃ الثانیہ کی فکر کو یہ تصور یونانی فلاسفہ کے زنجیرِ ہستی (scala nature) کے تصور سے ورثے میں ملا تھا جس کے مطابق موجودات کے نظامِ مراتب میں انسان کا مرتبہ خدا اور فرشتوں سے کم اور تمام زمینی مخلوقات سے بلند ہے۔چوں کہ انسان روح اور جسم کا مجموعہ ہے اس لیے فطرتی ترتیب میں اس کا مقام سب سے منفرد ہے۔یہ اپنی روح کی بدولت خدا کے جب کہ اپنے مادی جسم کی وجہ سے نچلے درجے کے موجودات سے قریب ہے۔رُوح اور مادے کی کش مکش اس کے اخلاقی کردار کا تعین کرتی ہے اور زبان وکلام کی صلاحیت اسے دیگر جان دار مخلوقات سے ممتاز بناتی ہے۔کرسٹوفر مینز (Christopher Manes۔پ:۱۹۵۷ء) کے بہ قول:

> استدلال کے خاکے میں انسان کا مقام چوپایوں اور ناطق فرشتوں کے درمیان میں ہے۔انسان پسندی نوعِ انسانی اور باقی حیاتیاتی کُرے کے مابین ایک مابعد الطبیعیاتی فرق پر زور دیتی ہے۔یہ فرق ان قدیم تصورات کو نئے اور غیر معمولی مفاہیم عطا کرتا ہے جن کے مطابق انسان تعقلی کلام کی اہلیت رکھتا ہے جب کہ جانور اس سے محروم ہیں[۱]۔

اس کے برعکس قدیم ترین مذہبی عقیدے مظاہر پرستی (animism) کا اصرار ہے کہ انسان اور جانوروں کے علاوہ تمام مخلوقات اور موجودات بھی روحانی جوہر رکھتے ہیں۔اس عقیدے کی رُو سے تمام مجہول موجودات نہ صرف ذی روح اور متکلم موضوع ہیں بلکہ انسان کے ساتھ تعامل اور ابلاغ کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔مرشیا ایلیڈ (Mircea Eliade۔۱۹۰۷ء۔۱۹۸۶ء) شمن پرستی (shamanism) پر اپنے تفصیلی مطالعات میں دعویٰ کرتا ہے کہ:

> پوری دنیا میں حیوانوں کی زبان بالخصوص پرندوں کی زبان سیکھنے کا عمل دراصل فطرت کے بھیدوں کو جاننے کے

مترادف ہے[۲]۔

انسان پسند مفکرین استدلال (reason) کی بنیاد پر فطرت کو مرکز میں لانے کی کوشش کرنے والے دعاوی کو غیر عقلیت پسندانہ اور توہم پرستی قرار دے کر یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ انسان پسندی زنجیرِ ہستی، صحائف دینی کی تفسیر، خواندگی، سماجی اداروں کے پیچیدہ جال اور دانش ورانہ ترقی کی مدد سے جدید انسان کا ایک فریب کارانہ تصور تخلیق کرتی ہے جس کے مطابق انسان کو عقلی مقتدرہ کا درجہ حاصل ہے۔ قرون وسطیٰ سے زمانہ ء حال تک ہر طرح کی فکری پیش رفت کے باوجود انسان کا یہ کردار اپنی قدیم حیثیت میں ثابت قدم رہا ہے[۳]۔ دوسری طرف انسانی فضیلت کا یہ مفروضہ سائنس اساس معاشرت کے پھیلاؤ اور من مانی کا جواز بھی فراہم کرتا ہے۔ اپنی برتری کے زعم میں انسان نے فطرت کے استحصال پر اپنے لیے پر آسایش تکنیکی معاشرے کی خواہش کی۔ جس کا نتیجہ ایک ایسے ماحولیاتی بحران کی صورت میں سامنے آیا جو نہ صرف کُرہء حیات کی بقا بل کہ خود انسان کے لیے بھی آزار کا باعث ہو رہا ہے۔ کرۂ ارض پر ماحولیاتی تباہی کا تمام سامان مثلاً ایٹمی تاب کاری، اوزون کی تباہی، عالمی درجہء حرارت میں اضافہ، جنگلات کی کٹائی، زیر زمین پانی کا ضیاع، تیزابی بارشیں، شرح آبادی میں اضافہ اور نباتات اور حیوانات کی مختلف انواع کی معدومیت درحقیقت انسانی حرص، بہ زعم خود برتری اور فطرت کے بارے میں متکبرانہ رویے کا فراہم کردہ ہے۔

بیسویں صدی کے وسط تک بشر مرکزیت (anthropocentrism) کا تصور سماجی علوم اور انسانی فکر میں ایک حاوی عنصر کے طور پر موجود رہا۔ یہ ماحولیات پسند مفکرین کے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ ۱۹۴۹ء میں شایع ہونے والی ایلڈو لیو پولڈ (Aldo Leopold ـ ۱۸۸۷ء۔ ۱۹۴۸ء) کی کتاب *A Sand County Almanac* (۱۹۴۹ء) ماحولیات پسندی کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ثابت ہوئی جو اس چیلنج کا سامنا کرتی ہے۔ اس کتاب میں لیو پولڈ نے پہلی مرتبہ بشر مرکزی اقدار کے مقابل ''زمینی اخلاقیات'' (land ethics) کا ذکر کیا۔ ''زمینی اخلاقیات'' فطرت کے احترام اور بن کی حفاظت پر زور دیتی ہے۔ یہ لارڈ مین (lord man) کے بشر مرکزی تصور کا مکمل استرداد کرتی ہے۔ لیو پولڈ دعویٰ کرتا ہے کہ حیاتیاتی معاشرے میں بنی نوع انسان اور دوسری انواع برابر کے شہری ہیں۔ انسان یا کوئی دوسری نوع دیگر مخلوقات سے کسی حوالے برتر ہے، نہ ہی کسی نوع کو دوسری نوع کے استحصال کا حق حاصل ہے۔ ایلڈو لیو پولڈ کے یہ خیالات انسان پسندی کے مقابل اس فلسفے کے خدو خال وضع کرنے میں معاون ثابت ہوئے جسے فلسفہء ماحولیات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ فلسفہء ماحولیات کی اصطلاح پہلی مرتبہ ناروے کے فلسفی اَرن نائس (Arne Naess ـ ۱۹۱۲ء۔ ۲۰۰۹ء) نے ۱۹۷۳ء۔ ۱۹۷۲ء میں استعمال کی:

> فلسفۂ ماحولیات فطرت کی جبلی قدر پر اصرار کرتا ہے۔ یہ مغربی فلسفہ کی قائم کردہ انسان/فطرت کی ثنویت کو ماحولیاتی بحران کا سبب قرار دیتا ہے اور اقدار کی بشر مرکزیت سے ماحول اساس نظام کی طرف شفٹ کا مطالبہ کرتا ہے[۴]۔

اَرن نائس نے اس بات پر زور دیا کہ ماحول پسندی کو ماحول کے تحفظ اور بچاؤ سے کچھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس نے اپنے ہم خیال امریکی فلسفی جارج سیشنز (George Sessions۔۱۹۳۸ء۔۲۰۱۶ء) کے ساتھ مل کر فلسفۂ ماحولیات کو ایک سماجی تحریک کی شکل دینے کے لیے درج ذیل آٹھ اصول مرتب کیے:

۱۔ زمین پر انسانی اور غیر انسانی زندگی کی فلاح بذاتِ خود ایک قدر ہے۔ یہ ایک آزاد قدر ہے جو انسانی مقاصد کے غیر انسانی مخلوقات کی افادیت کے احساس سے ماورا ہے۔

۲۔ مخلوقات و مظاہر کی کثرت اور تنوع اوپر بیان کی گئی قدر کے حصول میں معاون ہوتا ہے۔

۳۔ انسان کو سوائے انتہائی ضرورت کے، اس کثرت اور تنوع میں مداخلت یا اس کے بگاڑ کا اختیار نہیں ہے۔

۴۔ (لیکن) انسانی مداخلت پریشان کن ہے۔

۵۔ انسانی زندگی اور ثقافت کی بہتری کا انحصار آبادی میں تخفیف پر ہے اور اسی طرح دوسری مخلوقات کا بھی۔

۶۔ معاشی، تکنیکی اور آیڈیالوجیکل (ideological) ساختوں پر اثر انداز ہونے والی پالیسیوں کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔

۷۔ نظریاتی تبدیلی کا مقصد زندگی کے معیار کی بہتری ہونا چاہیے نہ کہ زندگی کے معیار کو اونچا لے جانا۔

۸۔ جو لوگ مذکورہ بالا نکات پر دستخط کر چکے ہوں، ان پر بلا واسطہ و بالواسطہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان تبدیلیوں کے اطلاق کے لیے کوشش کریں[۵]۔

یہ اصول اپنے فلسفیانہ منہاج، مابعد الطبیعیاتی تناظر اور سماجی ماحولیاتی انصاف کے حوالے فلسفۂ ماحولیات کو ماحول پسندی (environmentalism) بھی ممتاز کرتے ہیں۔ ماحولیات پسندی کی تحریک ماحولیاتی سائنس، ماحولیات کے بچاؤ اور تحفظ پر اپنی توجہ مرتکز کرتی ہے (فلسفۂ ماحولیات کے داعیان اسے shallow ecology کا نام دیتے ہیں۔) جب کہ فلسفۂ ماحولیات کا اصرار ہے کہ ماحولیاتی مسائل اور ماحولیاتی تحفظ پر توجہ صرف کرنے کے ساتھ بشر مرکزیت کے اس جبر کو توڑنا بھی ضروری ہے جو انسان کو فطرت کے استحصال کنندے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ چناں چہ ضرورت ہے کہ عالمی سطح پر بشر مرکزیت کو حیات مرکزیت (biocentrism) میں تبدیل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ہمیں نہ صرف اپنے طرزِ زیست کو بدلنا ہو گا بل کہ فطرت کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتے کی نوعیت پر بھی از سرِ نو غور کرنا ہو گا۔ فلسفۂ ماحولیات اور مقامیت نگاری کے نظریہ ساز گیری سنائڈر (Gary Snyder۔پ:۱۹۳۰ء) کہتے ہیں:

> اگر انسان کو زمین پر زندہ رہنا ہے تو اسے اپنی پانچ ملین سال پرانی شہریت پسند تہذیبی روایت کو ایک ایسی نئی ثقافت میں بدلنا ہوگا جو ماحول کے حوالے سے حساس، ہم آہنگ، آزاد خیال، سائنسی اور روحانی ہو۔ان تبدیلیوں کے حصول کے لیے ہمیں اپنے ذہن اور معاشرتی عقائد کو تبدیل کرنا ہوگا اور معاشیات کو ماحولیات کی ایک ذیلی شاخ کے طور پر دیکھنا ہوگا۔(یاد رہے کہ)مکمل تبدیلی سے کم کوئی چیز فائدہ دینے والی نہیں[۶]۔

نئی ثقافت کا مطالبہ صنعتی معاشروں کے خلاف مزاحمت کی راہ ہموار کرتا ہے۔یہ توسیع پسند جدید معیشتوں کی اس بے مہار طاقت کو معرضِ سوال میں لاتا ہے جو انسانی ترقی کے نام پر زمین اور اس کے وسائل کو اپنے سرمایے میں بڑھوتری کا ذریعہ اور خام مال تصور کرتی ہے۔بیسویں صدی کے امریکی ماہرِ ماحولیات بیری کامنر(Barry Commoner۔۱۹۱۷ء۔ ۲۰۱۲ء) کے ''ماحولیات کے چار قوانین'' ماحولیاتی بحران کے اسباب کے تجزیے اور ٹیکنالوجی کے استعمال اور فطرتی اقدار کے مابین توازن پر اصرار کرتے ہیں[۷]۔بالخصوص بیری کامنر کا پہلا قانون 'ہر شے دوسری شے سے مربوط ہے'' ادبی متون کے ماحول اساس مطالعات کے لیے ٹھوس جواز فراہم کرتا ہے۔کامنر کا استدلال ہے کہ فطرت کی دنیا میں کوئی شے دوسری شے سے الگ نہیں۔تمام مظاہر اور اشیا کی زندگی کا دارومدار باہمی تعامل اور باہمی انحصار پر ہے۔کامنر کا پہلا قانون اس موقف کو تقویت دیتا ہے کہ فطرت اور ثقافت ایک دوسرے سے الگ مظہر نہیں ہیں۔انسان اور انسان کی تخلیقی سرگرمیاں جہاں ایک طرف ثقافت اور تاریخ سے جڑی ہوئی ہیں وہیں دوسری طرف ادب کی تخلیق، تخلیقی عمل اور تخلیقی ذرایع فطرت اور ماحول سے بھی پوری طرح ہم آہنگ اور مربوط ہیں۔اس تناظر میں جوزف میکر(Joseph Meeker۔پ: ۱۹۳۲ء) یہ درست سوال اٹھاتا ہے کہ:

> انسان زمین کی واحد ادب تخلیق کرنے والی مخلوق ہے۔اگر ادب کی تخلیق نوعِ انسانی کا منفرد وصف ہے تو پھر انسانی رویّوں اور قدرتی ماحول پر اس کے اثرات کی بھی شفاف اور ایمان دارانہ تحقیق ہونی چاہیے تاکہ یہ تعین ہوسکے کہ انسانیت کی فلاح اور بقا کے لیے ادب کا کیا کردار ہے(اگر ہے تو)؟ ۔نیز یہ دوسری انواع اور ارد گرد کی دنیا کے ساتھ انسانی رشتوں میں کن بصیرتوں کو نمایاں کرتا ہے؟ کیا یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جو ہمیں دنیا سے قریب کرتی ہے یا ہمارے اندر اس کے لیے کدورت کو جنم دیتی ہے؟ فطرت کے انتخاب اور ارتقا کے اس ناقابل رحم تناظر میں کیا ادب ہماری بقا کے لیے زیادہ کردار ادا کرتا ہے یا ہماری معدومیت کے لیے؟[۸]

ادب اور ماحول کی ہم رشتگی کے سوال نے جس تنقیدی طرزِ مطالعہ کی بنیاد رکھی اسے ابتدائی طور پر سبز انتقاد، ماحولیاتی شعریات، سبز شعریات، سبز ثقافتی مطالعات کا نام دیا گیا۔ماحولیاتی تنقید(ecocriticism) کی اصطلاح پہلی مرتبہ ولیم روئیکرٹ (William

Rueckert_۱۹۲۶ء_۲۰۰۶ء) نے اپنے مضمون"Literature and Ecology:An Experiment in Ecocriticism" میں استعمال کی۔اس اصطلاح کے اوّلین استعمال کے بارے میں ایک دعویٰ امریکی نقاد کارل کروبر(Karl Kroeber_۱۹۲۶ء_۲۰۰۹ء) کی طرف سے بھی سامنے آیا۔ جس کا مضمون"Home at Grasmere:Ecological Holinem" ۱۹۷۴ء میں شایع ہوا تھا[۹]۔ ولیم روئیکرٹ ادب کو محفوظ توانائی کا ذخیرہ اور زبان کو تخلیقی توانائی محفوظ کرنے والے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ قرار دیتا ہے۔اس کے مطابق یہ محفوظ توانائی تخلیقی توانائی اورزبان کے مراکز سے ادب میں منتقل ہوتی ہے۔یہ توانائی دوران قرأت قاری کی طرف بہتی ہے اور اور قاری سے واپس قوتِ متخیلہ اور زبان کے مراکز کی طرف۔روئیکرٹ کا کہنا ہے کہ ادب میں بہنے والی توانائی قابل تجدید ہوتی ہے۔سورج سے سے خارج ہونے والی توانائی کے برعکس ادب کی محفوظ توانائی ختم یا منتشر نہیں ہوتی بل کہ دوسرے متون میں منقلب ہو جاتی ہے[۱۰]۔معاصر تنقیدی نظریات ولیم روئیکرٹ کے اس دعوے کی تائید کرتے ہیں۔پس ساختیات دعویٰ کرتی ہے کہ کسی متن کے معانی حتمی نہیں ہوتے،تناظرات کے بدلنے اور بار بار قرأت سے متن کے نئے معانی منکشف ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ لا متناہی ہوسکتا ہے۔چناں چہ محفوظ توانائی کا نئے زمانوں میں منتقل ہونے اور ختم یا منتشر نہ ہونے کا دعویٰ برمحل معلوم ہوتا ہے۔روئیکرٹ کے خیالات ماحولیات کے سائنسی تصورات اور ادبی تخلیقی تجربے کے مابین مطابقت پیدا کرنے کی ایک مربوط کوشش ہیں تاہم یہ تعریف صرف ادب اور ماحولیات کے رشتوں کی وضاحت کرتی ہے اس لیے محدود ہے جب کہ وین ڈیل ہیرسن(Wendell Harrison_پ:۱۹۵۷ء) نے اپنے مضمون"Towards an Ecological Criticism:Contextual Versus Unconditioned Literary Theory" میں ادب اور طبعی دنیا کے تمام ممکنہ رشتوں کو اس تعریف میں شامل کر کے ماحولیاتی تنقید کے کردار کو مزید وسعت دی ہے[۱۱]۔

ماحولیاتی تنقید ماحولیاتی تصورات کا اطلاق ادب پر کرتی ہے۔یہ انسانی ثقافت اور فطرت کے مابین رشتوں کے اس نظام کا مطالعہ کرتی جو کسی ایک کی برتری یا اجارہ داری کے بجائے برابری اور باہمی احترام کے اُصول پر قائم ہوتا ہے۔ماحولیاتی تنقید کے معاصر،ماقبل تنقیدی نظریات،مکتب ہائے فکر اور ثقافتی مطالعات بشر مرکزی فکر کے حامل ہیں۔یہ نظریات انسان اور ثقافت کے تعلق کے تناظر میں انسان کے حسی،نفسی اور لسانی تجربے کو مرکز مطالعہ بناتے ہیں۔یہ رویّہ ایک طرف انسان اور ثقافت کے باہمی تعلق کی ناگزیریت پر اصرار کرتا ہے تو دوسری طرف انسانی ثقافت اور فطرتی دنیا کی تشکیلی علاحدگی کو بھی باور کراتا ہے۔یوں انسان اور فطرت اور انسان اور فطرتی دنیا کے مابین ایک مغائرت کو بھی جنم دیتا ہے۔ماحولیاتی تنقید اس مغائرت کو ختم کرنے پر زور دیتی ہے۔بہ قول شیرل گلاٹفیلٹی(Cheryll Glotfelty_پ:۱۹۵۸ء):

> ماحولیاتی تنقید کا بنیادی مقصد صرف یہ ہے کہ انسانی دنیا طبعی دنیا سے منسلک ہے؛اس پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کے اثرات کو قبول بھی کرتی ہے۔ماحولیاتی تنقید فطرت اور ثقافت کے مابین باہمی روابط بالخصوص ادب اور زبان کے ثقافتی اوضاع کو موضوع بناتی ہے۔ایک تنقیدی موقف کی حیثیت سے یہ ایک طرف ادب سے وابستہ ہے اور دوسری طرف زمین سے۔جب کہ ایک نظری کلامیے طور پر یہ انسانی اور غیر انسانی مخلوق کے مابین مکالمے کی راہ ہموار کرتی ہے[۱۲]۔

ماحولیاتی تنقید اپنی غایت میں ایک ادبی نظریہ ہے۔تاہم یہ دوطرح کے سوالات قائم کرتی ہے۔یہ سوالات اس کی ادبی اور سماجی (کسی حد تک سیاسی) حیثیت کا تعین کرتے ہیں۔اپنی ادبی حیثیت میں یہ ادب اور فطرتی دنیا کے رشتوں،ادب میں فطرت کی پیش کش،ادبی تخلیقی تجربے پر طبعی ماحول کے اثرات اور ثقافتی اقدار اور فطرت کے مابین تعلق کا مطالعہ کرتی ہے۔یہ ادبی متن کے ان معانی تک رسائی کی کوشش کرتی ہے جو فطرت کے زائیدہ ہیں۔ولیم ہاورتھ (William Howarth۔پ:۱۹۴۰ء) کے مطابق:

> ماحولیاتی تنقید فطرت اور کلچر کے درمیان ہمہ وقت موجود ان علامتوں اور قدری اشاروں کا مشاہدہ کرتی ہے جو ہیئت اور معانی کا تعین کرتے ہیں۔ماحولیاتی تنقید ہمیں باور کراتی ہے کہ زندگی کلام کرتی ہے[۱۳]۔

نشان خاطر رہے کہ ماحولیاتی تنقید اپنی ادبی حیثیت میں کسی تنقیدی تھیوری سے زیادہ ایک طرزِ مطالعہ کا نام ہے جو ساختیات (structuralism)،مارکسیت (marxism)،تانیثیت (feminism)،مابعد نو آبادیاتی تنقید (postcolonial criticism) اور نفسیاتی تنقید (psychological criticism) کی طرح زبان،ثقافت،جنس یا تاریخی و سماجی عوامل اور محرکات کے بر عکس زمین مرکز یا ماحول اساس منہاج اختیار کرتی ہے۔شیرل گلاٹفیلٹی نے ماحولیاتی تنقیدی طرز مطالعہ کی وضاحت کے لیے ایلین شوالٹر (Elaine Showalter۔پ:۱۹۴۱ء) کے تانیثی ماڈل کی مثال دی ہے۔وہ ماحولیاتی تنقید کے مختلف مراحل کو شوالٹر کے ماڈل میں بیان کردہ تانیثی تنقید کے تین مراحل کے مماثل قرار دیتی ہے۔شوالٹر کے ماڈل (model) میں تانیثی تنقید کا پہلا مرحلہ نسائی حسیت اور مذہبی لٹریچر میں عورت سے متعلق تصورات کو موضوع بناتا ہے۔یہ مرحلہ فرسودہ صنفی تصورات کو بے نقاب کرتا ہے؛ادب میں عورت کی غیر موجودگی کو نشان زد کرتا ہے اور ان ادبی جمالیاتی اقدار پر سوال اُٹھاتا ہے جنھوں نے عورت کے تجربات کو نظر انداز کیا۔گلاٹفیلٹی کے مطابق ماحولیاتی تنقید بھی یہ دیکھنے کی کوشش کرتی ہے کہ ادب میں فطرت کو کس طرح پیش کیا گیا ہے۔یہ فطرت کے مساوی حقوق کو نظر انداز کرنے والے فرسودہ تصورات (جنت،مقامی دنیا،پاکیزہ زمین،بدبودار دلدل،جنگلی دنیا وغیرہ) کو مرکز مطالعہ بناتی ہے اور یہ سوال اُٹھاتی ہے کہ متن میں فطرت بذات خود کہاں ہے؟ شوالٹر کے تانیثی ماڈل

کا دوسرا مرحلہ ادب میں تانیثی روایت کی از سرنو دریافت ہے۔ ماحولیاتی تنقید بھی فطرت کی بحالی پر زور دیتی ہے نیز جس طرح تانیثی تنقید خواتین مصنفین کی ذاتی زندگی میں دل چسپی کا اظہار کرتی ہے اسی طرح ماحولیاتی تنقید بھی مصنف کی ذاتی زندگی میں ان محرکات کا کھوج لگاتی ہے جو اس کے تخلیقی تجربے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔اپنے تیسرے مرحلے میں شوالٹر کا ماڈل ادب میں جنس اور صنف کی علامتی تشکیل پر بنیادی نوعیت کے سوال اُٹھا کر مختلف نظریات تشکیل دیتا ہے۔ ماحولیاتی تنقید کا مساوی مرحلہ بھی مختلف انواع کی علامتی تشکیل کا تجزیہ کرتا ہے۔تانیثی تنقید مرد/عورت کی ثنویت اور عورت کے استحصال کو موضوع بناتی ہے بعینہٖ ماحولیاتی تنقید انسان/فطرت کی ثنویت اور فطرت پر انسان کے غلبے اور فطرت کے استحصال پر توجہ مرکوز کرتی ہے"[14]۔

ماحولیاتی تنقید کا دوسرا پہلو ماحولیاتی انصاف اور فطرت کے یکساں احترام کے لیے کوششوں سے عبارت ہے ۔ ماحولیاتی تنقید کی یہ جہت اسے ایک سماجی تحریک کا رُخ عطا کرتی ہے۔ یہ پہلو سائنس کے ساتھ ماحولیاتی تنقید کے دو جذبی تعلق کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ یہ تنقیدی بصیرت مرکزی طور پر علم ماحولیات(ecology) سے غذا حاصل کرتی ہے جو بذاتِ خود ایک سائنس ہے جب کہ اس مکتب فکر کی سماجی جہت کا مقدمہ سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی(technology) کی مخالفت پر قائم ہوتا ہے۔اس کے نزدیک ماحولیاتی تباہی کے تمام ہتھیار سائنس کی پیداوار ہیں۔چناں چہ ماحولیاتی تباہی کا سبب بھی سائنس ہے۔ماحولیاتی ناقدین اس تناقص کی خاطر خواہ توجیہ پیش نہیں کر سکے۔

ایک فعال تحریک کے طور پر ماحولیاتی تحریک کی پہلی لہر ۱۹۶۰ء کی دہائی میں پیدا ہوئی۔ رچل کیرسن(Rachel Carson_۱۹۰۷ء۔ ۱۹۶۴ء) کی کتاب سائلنٹ سپرنگ(*Silent Spring*_۱۹۶۲ء)اس تحریک کا نقطۂ آغاز ہے۔اس کتاب میں کیرسن نے امریکی معاشرے کو درپیش ماحولیاتی مسائل اور ان کے اسباب کو نشان زد کیا۔اس نے کیڑے مار ادویات کے کیمیاوی اثرات کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے درحقیقت مقتدر سرمایہ دار قوتوں کو چیلنج(challenge) کیا۔اس لیے امریکا میں اس کتاب کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تاہم یہی کتاب ماحولیاتی آگاہی کی مہم اور ماحولیاتی انصاف کی تحریک کا منشور ثابت ہوئی۔اسی زمانے میں لائن وائٹ مین(Lyne White Man_پ:۱۹۲۷ء)،لیو مارکس(Leo Merchant_پ:۱۹۱۹ء)،کیرولن مرچنٹ (Carolyn Merchant_پ:۱۹۳۶ء) اور کچھ دوسرے ماحولیاتی مفکرین نے ادب اور موجودہ ماحولیاتی بحران کے تعلق کا سوال اُٹھایا۔ انھوں نے انسانی برتری کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے ماحول مرکزیت پر زور دیا[16]۔بیداری کی اس لہر نے امریکی ادب میں فطرت نگاری کی قدیم روایت کی بازیافت اور احیا کی راہ ہموار کی۔اس کی وجہ سے ہنری ڈیوڈ تھورے(Henry David Thoreau_۱۸۱۷ء۔ ۱۸۶۲ء)،رالف ایمرسن(Rolph

Emerson۔۱۸۰۳ء۔۱۸۸۲ء)،مارگریٹ فُلر(Margret Fuller۔۱۸۱۰ء۔۱۸۵۰ء)،واشنگٹن اَروِن(Washington Irving۔ ۱۷۸۳ء۔۱۸۵۹ء)،ولیم بارٹرم (William Bartram۔ ۱۷۳۹ء۔ ۱۸۲۳ء) اور چیٹوا برائینڈ (Chateaubriand۔۱۷۶۸ء۔۱۸۴۸ء) کے قدیم متون کو ادبی مطالعات کے مرکز میں جگہ ملی۔اس کے ساتھ ساتھ بیری لوپز(Barry Lopez۔پ:۱۹۴۵ء)،ایلڈو لیو پولڈ(Edward Leopold۔۱۸۶۸ء۔ ۱۹۳۸ء)،اینی ڈلرڈ(Any Dollard۔پ:۱۹۴۵ء)، ایڈورڈ ایبے(Edward Abbey۔۱۹۲۸ء۔۲۰۱۶ء)،وین ڈیل بیری (Wendell Berry۔ ۱۹۳۴ء۔۲۰۱۱ء) اور جمیکا کن کیڈ(Jamaica Kincaid۔پ:۱۹۴۹ء) کی نثری تحریروں نے ماحولیاتی آ گاہی کی مہم کو ایک نئی زندگی دی۔ماحولیاتی تنقید کی پہلی لہر سے وابستہ مصنفین ماحولیاتی مسائل سے زیادہ فطرتی دنیا سے قربت اور ماحول اور مقام سے انسانی تعلق کو مرکز مطالعہ بناتے ہیں۔یہ فطرت کی تعبیر انفرادی نقطۂ نظر سے کرتے ہیں،ان کے ہاں منظر کے ساتھ مصنف کا ذاتی تعلق نمایاں رہتا ہے۔اس عہد کی ماحولیاتی تنقید زیادہ تر غیر افسانوی نثر پر اپنی توجہ مرتکز رکھتی ہے۔

ماحولیاتی تنقید کی دوسری لہر نے ۱۹۹۰ء کی دہائی کے آغاز میں جنم لیا جس نے اس مکتب فکر کو ایک فعال تحریک کی شکل دی۔یہ لہر طبعی ماحول میں انسانی شرکت کو موضوع بناتی ہے۔یہاں سے فطرت اور انسان کے باہمی رشتے پر مکالمے کا آغاز ہوتا ہے۔اس دور کے ناقدین سائلنٹ سپرنگ میں قائم کیے گئے مقدمات کو بنیاد بنا کر ادب کے نئے کردار کا تقاضا کرتے ہیں۔پہلی لہر سے وابستہ مصنفین باقاعدہ ادبی نقاد نہیں تھے۔تنقید سے زیادہ ان کا تعلق ماحولیاتی سائنس،سماجی فکر یا فطرت نگاری سے تھا جب کہ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں کچھ ایسے نقاد وابستہ ہوئے جنھوں نے اس تنقیدی نقطۂ نظر کو ایک دبستان کی صورت دینے میں نمایاں کام کیا۔اس ضمن میں لارنس بیول(Lawrence Buell۔پ: ۱۹۳۹ء) اور جوناتھن بیٹ(Jonathan Bate۔پ:۱۹۵۸ء) کا ذکر ناگزیر ہے جنھوں نے ورڈزورتھ(William Wordsworth۔ ۱۷۷۰ء۔۱۸۵۰ء) جیسے فطرت نگاروں کے مطالعات سے ماحولیاتی تنقیدی تناظر کو وسیع کیا۔اس دوران ہیرالڈ فرام(Harold Fromm۔پ:۱۹۳۳ء)،برجس شیرل گلاٹفیلٹی اور سکاٹ سلووِک(Scott Slovice۔پ:۲۰ جون ۱۹۶۰ء) جیسے ماحولیات پسندوں کی کوششوں سے سالانہ ادبی کانفرنسوں میں ماحولیاتی ادب کو ایک مستقل موضوع کی حیثیت ملی۔۱۹۹۲ء میں ایک ماحولیاتی ادبی تنظیم Association for the Studies of Literature and Environment(ASLE) قائم کی گئی جس کا مقصد ماحولیاتی ادب پر تحقیق اور اس کی ترویج و ترقی تھا۔۱۹۹۳ء میں پیٹرک مرفی (Patrick Murphy۔۱۹۷۶ء) نے *Interdisciplinary Studies in Literature and Environment(ISLE)* کے نام سے ایک رسالہ شروع کیا جو ماحولیاتی فکر کو اُجاگر کرنے میں ایک پلیٹ فارم (platform) ثابت ہوا[۱۷]۔بیسویں صدی کے اختتام تک ماحولیاتی تنقید ایک مستحکم دبستان کے طور پر اپنی جداگانہ شناخت قائم کرنے میں

کامیاب ہو چکی تھی لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ ماحولیاتی تنقید کو ادبی منظر نامے پر اپنی حیثیت منوانے میں کم و بیش تیس سال کا عرصہ لگا جب کہ اسی زمانے میں منظر عام پر آنے والے تنقیدی نظریات مثلاً ساختیات، ردتشکیل (deconstructivism)، تانیثیت، نو تاریخیت (new historicism)، نو مارکسیت (neo-marxism) اور مابعد نو آبادیات کو بہت جلد قبول عام کی سند مل گئی۔ ماحولیاتی تنقید کی پیش قدمی میں سست روی کے کئی اسباب تھے۔ جن میں سے ایک بڑا سبب تو یہ تھا کہ جن مفکرین نے ماحولیاتی ادبی مطالعات کی بنیاد رکھی، وہ باقاعدہ ادبی نقاد نہیں تھے۔ اس عہد کے بڑے تنقیدی نام لسانی ادبی تھیوری کی طرف متوجہ تھے۔ ابتدا میں ماحولیاتی تنقید کو کوئی ایسا بڑا نقاد میسر نہیں آیا جو اس تنقیدی نظام کے خدوخال وضع کرتا۔ نیز ماحولیاتی تنقید نے ابتدا میں ہی ماحولیاتی انصاف اور ماحولیاتی بحران کا سوال اُٹھا کر براہِ راست مقتدر سیاسی قوتوں کی اجارہ داری کو چیلنج کیا تھا، چناں چہ اسے خود کو مقتدر سیاسی کلامیوں سے بچانے کے لیے ایک دوسرے محاذ پر بھی جدوجہد کرنی پڑی۔ علاوہ ازیں معاصر ادبی ناقدین کی طرف سے فطرت اور ماحولیات کو ایک معاندانہ رویّے کا سامنا بھی رہا جو ماحولیاتی تنقید کی مقبولیت میں تاخیر کا سبب بنا۔ رولاں بارتھ (Roland Barthe ۱۹۱۵ء۔ ۱۹۸۰ء) کی طرف سے فطرت کو بذاتِ خود تاریخی ثابت کرنے کے لیے فطرت، اس کے قوانین اور اس کی حدود کو برہنہ کرنے کی دعوت [۱۸] اسی معاندانہ رویے کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ مگر ماحولیاتی تنقید اور اس کے ہم عصر تنقیدی نظریات کے مابین دوری اور مغائرت کی اصل وجہ ان دو کا تصور دنیا اور مطالعاتی منہاج ہے:

> تاریخی، نفسیاتی، مارکسی، ساختیاتی، مابعد جدید تنقید جیسے دبستانوں میں دنیا سے مراد 'سماجی اور نفسی' دنیا ہے۔ یہ سب نظریات ادب کا مطالعہ کرتے ہوئے جس انسانی تجربے کا تجزیہ، تحسین، تعبیر اور تعین قدر کرتے ہیں۔ وہ زبان، معاشرہ، تاریخ، سیاست، معیشت، شعور و لاشعور جیسے عناصر سے مرکب ہوتا ہے۔ ماحولیاتی تنقید اس تصور دنیا اور انسانی تجربے کی اس تعبیر پر سوال قائم کرتی ہے[۱۹]۔

بشر مرکزیت کا تصور انسانی ثقافت کو قدر مطلق تصور کرتا ہے۔ یہ فطرت اور غیر انسانی موجودات کو اضافی قدر اور شے تصور کرتے ہوئے اسے حاشیے کی طرف دھکیلنے کا رجحان رکھتا ہے۔ اس کے برعکس ماحولیاتی تنقید فطرت اور ثقافت کی ثنویت کو مسترد کرتی ہے۔ یہ انسان کے تخلیقی تجربے کو فطرتی اور متن کو فطرتی تشکیل قرار دینے کا مطالبہ کرتی ہے۔ چناں چہ ادب اور فطری دنیا کے مابین رشتوں کے مطالعے سے ان معانی تک رسائی کی کوشش کرتی ہے جن کا منبع فطرت ہے۔ ادب اور فطرت کے مابین رشتے کا مفروضہ:

> بہ ظاہر ساختیاتی تنقید کے اس مفروضے کے مماثل محسوس ہوتا ہے کہ 'ادب رشتوں کا نظام' ہے لیکن ایک بنیادی فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔ ماحولیاتی تنقید ساختیات کے مقابلے میں رشتوں کا وسیع نظام رکھتی

ہے۔ساختیات میں متن ثقافتی رشتوں کے نظام سے عبارت ہے جب کہ ماحولیاتی تنقید میں یہ رشتے ثقافت وطبعی دنیا کو محیط ہیں[۲۰]۔

معاصر تنقیدی نظریات کا مطالعاتی منہاج تاریخی،سماجی،نفسیاتی،ثقافتی اور لسانی ہے جب کہ ماحولیاتی تنقید کا نقطۂ ارتکاز فطرت،زمین اور ماحول ہے۔یہ ان متون اور اصناف کو زیر بحث لاتی ہے جن میں خارجی مظاہر (زمین اور ماحول کی خصوصیات) کا بیان زیادہ ہو۔یہ خاص طور پر فطرت نگاری،منظر نگاری ،بن نگاری اور راعیانیت(pastoralism) جیسی اصناف کو مرکز بناتی ہے۔ابتدائی ناقدین نے صرف غیر افسانوی نثر کو اپنے مطالعات میں جگہ دی،بعد ازاں ناول اور افسانے کی طرف بھی توجہ منتقل ہوئی۔ماحولیاتی تنقید ادب میں فطرتی مظاہر یعنی پہاڑ،جنگل،دریا،پرندے،نباتات کے سادہ بیان یا فطرت نگاری کے سادہ تجزیات کے بجائے فطرتی منظر میں موجود مظاہر کی علامتی اور استعاراتی جہت کی گرہ کشائی کرتی ہے اور فطرت کی اس طاقت کو سامنے لانے کی کوشش کرتی ہے جو انسانی حاکمیت کے مفروضوں کا استرداد کرسکتی ہو۔

ماحولیاتی تنقید نے انگریزی ادب بالخصوص امریکا کے قدیم ادب میں موجود راعیانہ ادبی روایت پر خصوصی توجہ مرتکز کی ہے۔راعیانہ ادب جنگلوں،دریاؤں،چراگاہوں اور دیہی زندگی کی منفرد تصویر دکھاتا ہے۔یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی حامل معاشرت اور اخلاقی و روحانی اقدار سے عاری زندگی کے مقابل ایک 'سبز دنیا' کا تصور پیش کرتا ہے:

> سبز دنیا بنیادی طور پر شہری دنیا سے مکمل لاتعلقی اور حقیقی دنیا کی طرف مراجعت کے لیے وجود میں آتی ہے۔راعیانیت حال اور مستقبل میں فطرت اور اس کی پیچیدگیوں کی بہتر سائنسی تفہیم ،اس کی قدیم طاقت اور اس کے استحکام کے لیے منطقی آگاہی کا تقاضا کرتی ہے۔نیز یہ بہ زعم خود مہذب معاشرے کی اقدار پر سوال اُٹھاتی ہے[۲۱]۔

راعیانیت اور مقاماتی ادب(Literature of Places) کو اپنے مطالعات کے مرکز میں جگہ دینا ماحولیاتی تنقید کی محدودیت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔جے۔پرینی(Jay Parini۔پ:۱۹۴۸ء) کے الفاظ میں:

> حیاتیاتی مقامیت(bioregionalism) ایک خاص خطہء زمین کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا کرتی ہے جس کی سرحدوں کا تعین خود مختار انتظامی سرحدوں کے بجائے ایک محل وقوع کی فطرتی خصوصیات کرتی ہیں[۲۲]۔

جس کا لامحالہ نتیجہ مقامیت پسندی اور قومی خود حصاری(national self enclosure) کی صورت میں نکلتا ہے۔ماحولیاتی تنقید کا یہ اختصاص اس کے دائرہء کار کو محدود کر دیتا ہے۔ماحولیاتی تنقید مقامیت پسندی کا رجحان رکھتی جب کہ ادب کے تاریخی اور ثقافتی مطالعات خاص طور پر مابعد نو آبادیاتی تنقید بین الاقوامی یا آفاقی تناظر کی حامل ہے۔راب نکسن (Rob

Nixom۔پ: ۱۹۵۴ء) نے ماحولیاتی اور مابعد نو آبادیاتی مطالعات میں درج ذیل بنیادی افتراقات کو نشان زد کیا ہے:

۱۔ بعد نو آبادیاتی ناقدین دوجنسیت (hybridity) اور مخلوط ثقافتیت کی طرف نمایاں رجحان رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ماحولیاتی ناقدین تاریخی طور پر 'خالص پن' کے کلامیوں یعنی اَن چھوئے بن (virgin wilderness) اور آخری غیر آلودہ مقامات کے بچاؤ سے اپنی فکر اخذ کرتے ہیں۔

۲۔ مابعد نو آبادیاتی ادب اور تنقید وسیع پیمانے پر خود کو بے دخلی سے وابستہ کرتی ہے جب کہ ماحولیاتی ادبی مطالعات مقاماتی ادب کو ترجیح دیتے ہیں۔

۳۔ مابعد نو آبادیاتی مطالعات آفاقی اور ورائے قومی رویّوں کی حمایت کرتے ہیں، یہ اکثر قومیت پرستی کو ہدف تنقید بھی بناتے ہیں جب کہ ماحولیاتی ادب اور تنقید کے معیارات ایک قومی (اکثر قومیت پرستانہ) امریکی فریم ورک (framework) کے اندر تشکیل دیتے ہیں۔

۴۔ مابعد نو آبادیاتی فکر حاشیائی تاریخ کی بازیافت اور بازدید پر توجہ مرتکز کرتی ہے۔ یہ فکر ایک ورائے قومی تصور سے (ہجرت کے حافظے کے ساتھ) تاریخ کے فراموش کردہ؛ زیریں اور کناروں پر موجود حصوں کو نیز جلا وطنی کی یاد داشتوں کو موضوع بناتی ہے۔ اس کے برعکس ماحولیاتی ادب اور تنقید میں تاریخ کے ساتھ کچھ مختلف سلوک روا رکھا جاتا ہے[۲۳]۔

ماحولیاتی تنقید نفسیاتی تنقید کی طرح سائنسی مزاج کی حامل ادبی تنقید ہے جو ماحولیات کے سائنسی تصورات پر اپنے فکری نظام کی اساس رکھتی ہے۔ دوسری طرف یہ ماحولیاتی بحران کے مسئلے پر مارکسی تنقید کی طرح سیاسی اور مزاحمتی رُخ اختیار کر چکی ہے۔ یہ اپنے معاصر تنقیدی کلامیوں سے اُلجھتی، ٹکراتی اور نئے سوالات قائم کرتی ہے۔ رد و قبول کی کیفیتوں سے گزرتی ہوئی اب یہ ایک مستحکم دبستان کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ بیسویں صدی کی نوے کی دہائی میں شروع ہونے والے نئے ثقافتی مطالبات نے اس کے اثرات کو معاشیات، عمرانیات، لسانیات، بشریات اور دیگر علوم تک پھیلا دیا ہے۔ اس کا جنم امریکا میں ہوا، ۱۹۸۰ء کی دہائی میں برطانوی ناقدین اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اب اس کا دائرہ اثر دوسری زبانوں اور قوموں تک وسیع ہو رہا ہے۔

حوالہ جات

* (پ:۱۹۷۹ء) ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور۔

۱۔ کرسٹوفر مینز [Christopher Manes]، ''Nature and Silence''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، ہیرالڈ فرام [Harold Fromm] (ایتھنز اینڈ لندن: یونیورسٹی آف جارجیا پریس، ۱۹۹۶ء)، ۲۲-۲۱۔

۲۔ مرشیا ایلیڈ [Mircea Eliade]، *Shamanism:Archaic Techniques of Ecology*، (پرنسٹن: پرنسٹن یونیورسٹی پریس، ۱۹۷۲ء)، ۹۸۔

۳۔ کرسٹوفر مینز [Christopher Manes]، ''Nature and Silence''، مشمولہ The *Ecocriticism Reader:Landmark in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، ۲۲۔

۴۔ گریگ گیرارڈ [Greg Garrard]، *Ecocriticism:The New Critical Idiom* (لندن: روٹلج، ۲۰۱۲ء)، ۲۴۔

۵۔ جارج سیشنز [George Sessions]، مرتبہ *Deep Ecology for 21st Century* (بوسٹن: شنبھالا، ۱۹۹۵ء)، ۸۵-۶۲۔

۶۔ گیری سنائڈر [Gary Snyder]، بحوالہ جارج سیشنز [George Sessions]، ''Deep Ecology:New Conservation and the Anthropocene World View''، مشمولہ *The Trumpeter*، جلد ۳۰، شمارہ ۲ (امریکہ: فلاڈلفیا، نومبر ۲۰۱۴ء)، ۱۰۸۔

۷۔ جوزف میکر [Joseph Meeker] (۱۲)/https://www.pachurchesadvocacy.org، مارچ ۲۰۱۹ء)

۸۔ جوزف میکر [Joseph Meeker] *The Comedy of Survival:Studies in Literary Ecology* (چارلس: سکرائبنر سنز، ۱۹۷۴ء)، ۴-۳۔

۹۔ الیاس بابر اعوان (مترجم)، بنیادی تنقیدی تصورات از پیٹر بیری [Peter Barry] (لاہور: عکس پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء)، ۲۶۸۔

۱۰۔ ولیم روئیکرٹ [William Rueckert]، '' Literature and Ecology:An Experiment in Ecocriticism''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmark in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، ۱۲۳-۱۰۵۔

۱۱۔ شیرل گلاٹفیلٹی، ''Literary Studies in an Age of Environmental Crisis''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، xxi۔

۱۲۔ ایضاً، xix۔

۱۳۔ ولیم ہاورتھ [William Howarth]، ''Some Principles of Ecoriticism''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، ۷۷۔

۱۴۔ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty] ''Literary Studies in an Age of Environmental Crisis''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، xxii-xxiv۔

۱۵۔ کین ہلٹنر [Ken Hiltner] (مرتبہ)، *Ecocriticism:The Essential Reader* (نیو یارک: روٹلج، ۲۰۱۵ء)، ۱۔

۱۶۔ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty] ''Literary Studies in an Age of Environmental Crisis''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی [Cheryll Glotfelty]، xxvi۔

۱۷۔ اُرسلا۔کے۔ہیسی [Ursula K. Heise]، '' The Hichhiker,s Guide to Ecocriticism''، مشمولہ *Ecocriticism:The Essential Reader*، مرتبہ کین ہلٹنر [Ken Hiltner]، ۱۶۴۔

۱۸۔ ناصر عباس نیر،''ماحولیاتی تنقید: انتظار حسین کے افسانوں کے تناظر میں''، مشمولہ سہ ماہی لوح، شمارہ ہفتم و ہشتم (اسلام آباد: جون ۲۰۱۸ء)، ۳۷۰۔

۲۰۔ گلین۔اے۔لو[Glen A. Love]،''Revaluing Nature:Towards an Ecological Criticism''، مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]، ۲۳۵۔

۲۱۔ جے۔ پرینی[Jay Parini]،''The Greening of Humanities''، مشمولہ The New York Times(۱۲ مارچ ۲۰۱۹ء)
(https://www.nytimes.com/1995/10/29/magazine/the-greening-of-the-humanities.html)

۲۲۔ راب نکسن[Rob Nixom]،''Environmentalism and Postcolonialism''، مشمولہ *Ecocriticism:The Essential Reader*، مرتبہ کین ہلٹنر[Ken Hiltner]، ۱۹۷۔

مآخذ

اعوان، الیاس بابر۔مترجم۔بنیادی تنقیدی تصورات از پیٹر بیری[Peter Barry]۔لاہور: عکس پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء۔

ایلیڈ، مرشیا[Mircea Eliade]۔ *Shamanism:Archaic Techniques of Ecology*۔ پرنسٹن: پرنسٹن یونیورسٹی پریس، ۱۹۷۲ء۔

پرینی، جے۔[Jay Parini]۔''The Greening of Humanities''۔مشمولہ *The New York Times*۔

روئیکرٹ، ولیم[William Rueckert]۔'' Literature and Ecology:An Experiment in Ecocriticism''۔مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmark in Literary Ecology*۔مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]/ ہیرالڈ فرام[Harold Fromm]۔ایتھنز اینڈ لندن: یونیورسٹی آف جارجیا پریس۔ ۱۲۳-۱۰۵۔

سنائڈر، گیری(Gary Snyder]۔بحوالہ جارج سیشنز[George Sessions]۔

''Deep Ecology: New Conservation and the Anthrocene Worldview''۔مشمولہ *The Trumpeter*۔ جلد ۳۰۔شمارہ ۲۔امریکہ: فلاڈلفیا، نومبر ۲۰۱۴ء۔۱۰۸۔

سیشنز، جارج[George Sessions]۔مرتبہ *Deep Ecology for 21st Century*۔بوسٹن: شنبھالا، ۱۹۹۵ء۔

گلاٹفیلٹی، شیرل[Cheryll Glotfelty]''Literary Studies in an Age of Environmental Crisis''۔مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*۔مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]/ ہیرالڈ فرام[Harold Fromm]۔ایتھنز اینڈ لندن: یونیورسٹی آف جارجیا پریس۔۲۳۵۔

گیرارڈ، گریگ[Greg Garrard]۔ *Ecocriticism:The New Critical Idiom*۔لندن: روٹلج، ۲۰۱۲ء۔

لو گلین۔اے[Glen A. Love]۔''Revaluing Nature:Towards an Ecological Criticism''۔مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*، مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]/ ہیرالڈ فرام[Harold Fromm]۔ایتھنز اینڈ لندن: یونیورسٹی آف جارجیا پریس۔

میکر، جوزف[Joseph Meeker]۔https://www.pachurchesadvocacy.org/۔ ۱۲ مارچ ۲۰۱۹ء۔

میکر، جوزف[Joseph Meeker]۔ *The Comedy of Survival:Studies in Literary Ecology*۔ چارلس: سکرائبنر سنز، ۱۹۷۴ء۔

مینز، کرسٹوفر[Christopher Manes]۔''Nature and Silence''۔مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*۔مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]/ ہیرالڈ فرام[Harold Fromm]۔ایتھنز اینڈ لندن: یونیورسٹی آف جارجیا پریس، ۱۹۹۶ء۔

نکسن،راب[Rob Nixom]،‘‘Environmentalism and post.colonialism’’،مشمولہ *Ecocriticism:The Essential Reader*،مرتبہ کین ہلٹنر [Ken Hiltner]۔نیو یارک:روٹلج۔۱۹۷۔

نیر،ناصر عباس۔’’ماحولیاتی تنقید:انتظار حسین کے افسانوں کے تناظر میں‘‘۔مشمولہ سہ ماہی لوح۔شمارہ ہفتم و ششم۔اسلام آباد: جون ۲۰۱۸ء۔

ہاورتھ،ولیم [William Howarth]۔‘‘Some Priciples of Ecoriticism’’۔مشمولہ *The Ecocriticism Reader:Landmarks in Literary Ecology*۔مرتبہ شیرل گلاٹفیلٹی[Cheryll Glotfelty]/ہیرالڈ فرام[Harold Fromm]۔ایتھنز اینڈ لندن:یونیورسٹی آف جارجیا پریس۔۷۷۔

ہلٹنر،کین [Ken Hiltner]۔مرتبہ۔*Ecocriticism:The Essential Reader*۔نیو یارک:روٹلج،۲۰۱۵ء۔

ہیسی،اُرسلا۔کے[Ursula K. Heise]۔‘‘ The Hichhiker,s Guide to Ecocriticism’’۔مشمولہ *Ecocriticism:The Essential Reader*۔مرتبہ کین ہلٹنر۔[Ken Hiltner]۔مرتبہ۔*Ecocriticism:The Essential Reader*۔نیو یارک:روٹلج،۲۰۱۵ء۔

https://www.nytimes.com/1995/10/29/magazine/the-greening-of-the-humanities.html۔۱۲ مارچ ۲۰۱۹ء۔